مگر ایک معنی میں فانی ہاں کی روح کبھی خوش اور کبھی غمگین ہوتی ہے اگر آپ اس کا یہ جواب دیدیں کہ یہ روح اور ہے اور وہ روح جو خدا ہے اور ہے تو پھر یہی غرض ہماری طرف سے سمجھ لیجئے گا وہ نور جو خدا ہے اور ہے یہ نور اور ہے فقط (راقم ایک آشنا حال)

# مکالمہ شیعہ و احمدی

## (نمبر ۴)

**شیعہ**۔ اس امر کا ثبوت کیا ہے کہ شیخین نے رسول صلعم کا جنازہ پڑھا ہے وہ تو سقیفہ میں خلافت کی پیش بندی میں مصروف تھے۔

**احمدی**۔ اور اس کا کیا ثبوت ہے کہ دوسرے تمام صحابہ نے جنازہ پڑھا اور صرف شیخین نے ہی نہیں پڑھا خلافت کا سوال یاد رہے کہ سب سے پہلے انصار نے اٹھایا۔ جبکہ انہوں نے سعد بن عبادہ کو اپنا خلیفہ بنانا چاہا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ انصار بھی جنازہ سے غیر حاضر تھے پھر یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مہاجرین نے بھی نہیں پڑھا کیونکہ سقیفہ میں مہاجرین بھی ابوبکر کی حمایت میں حاضر تھے اسکے ثبوت میں وہ مشہور روایت کافی ہے جسمیں آیا ہے کہ مہاجرین و انصار کے احتجاجات کے متعلق جناب علی علیہ السلام نے دریافت کیا تو کہا گیا کہ انصار کہتے تھے کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم میں سے منا امیر و منکم امیر اور مہاجرین نے ان کے جواب میں اس حدیث سے استدلال کیا کہ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے کہ خلفاء اور امام قریش سے ہونے چاہئے الائمة من القریش

شیعوں کو لازم ہے کہ جنازہ رسول صلعم کے پڑھنے والوں کی کوئی فہرست دکھائیں جسمیں اور تو سب صحابہ کے نام مندرج ہوں لیکن شیخین کا نام اسمیں سے نہ ملے پھر ہم جانیں کہ وہ اس اعتراض میں حق بجانب ہیں۔ ذیل میں دو تین روایات معروض ہیں جن سے انشاء اللہ خود بخود یہ شبہ زائل ہو جائے گا۔

(۱) وفی الکافی عن الصادق لما قبض النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صلت علیہ الملئکة والمهاجرون والانصار فوجا فوجا۔ دیکھو تفسیر صافی جلد ۲ صفحہ ۱۱۴ یعنی کافی

میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلعم فوت ہوئے تو آپ پر ملائکہ اور مہاجرین اور انصار نے ٹولیوں ٹولیوں میں ہو کر نماز پڑھی۔

(۲) باقر مجلسی فرماتے ہیں وکلینی بسند معتبر از امام محمد باقر روایت کردہ است کہ چوں حضرت رسالت رحلت فرمود نماز کردند برا و جمیع ملائکہ و مہاجران و انصار فوج در فوج حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۶۶۰

(۳) کسی یہودی نے جناب علی علیہ السلام پر اعتراض کیا کہ واہ صاحب اپنے نبی کے دفن کرتے ہی تم نے اسکے بارے میں اختلاف مچا دیا تو جناب نے فرمایا انما اختلفنا عنہ لا فیہ ولکنکم ماجفت ارجلکم من البحر حتی قلتم لنبیکم اجعل لنا الٰھًا کما لہم اٰلھۃ نہج البلاغۃ مطبوعہ مصر صفحہ ۲۲۰ باب المختار من حکم امیر المومنین یعنے ہم نے جو اختلاف کیا تھا تو وہ خدا نخواستہ رسول صلعم کے نفس نبوت میں نہیں تھا۔ بلکہ جو کچھ آپ سے منقول تھا اسمیں ہم لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گیا لیکن تم کس منہ سے ہم پر اعتراض کرتے ہو کہ اپنے پیغمبر کے معجزہ سے سمندر سے نجات پائی اور ابھی پانی سے تمہارے پاؤں بھی خشک نہ ہونے پائے تھے کہ لگے اپنے پیغمبر سے کہنے کہ جیسے ان بت پرستوں نے اپنے ٹھاکر بنائے ہوئے ہیں ہمارے لئے بھی ایک بنا دیجئے غور کا مقام ہے کہ اول کافی جیسی شیعہ کی چوٹی کی اور معتبر حدیث کی کتاب ہے اور امام صادق جیسے امام صادق البیان فرماتے ہیں کہ مہاجرین و انصار نے جنازہ پڑھا ہے پھر اس روایت کی مفسر صافی جیسے معتبر مفسر اور باقر مجلسی جیسے خاتم المحدثین شیعہ نے تصدیق فرمائی ہے بلکہ باقر مجلسی فرماتے ہیں کہ تمام مہاجرین و انصار نے نماز پڑھی ہے روایت مندرجہ نمبر ۳ سے تو ثابت ہوتا ہے کہ اسوقت کے یہودیوں کو بھی یہ معلوم تھا کہ اختلاف جو صحابہ میں پیدا ہوا ہے تو بعد دفن کرنے رسول صلعم کے ہوا ہے نہ کہ قبل دفن لیکن آج شیعہ صاحبان کس دلیری کے ساتھ خود مہاجرین و انصار کے پسندیدہ و چیدہ و برگزیدہ خلفاء یعنی شیخین رض کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ غیر حاضر تھے سخت تعجب بلکہ افسوس کا مقام ہے۔

میں پھر آپ کو متوجہ کرتا ہوں کہ جب انصار و مہاجرین خاص جنازہ کے وقت سقیفہ میں خلافت کے نظم و نسق میں معروف تھے اور جناب علی علیہ السلام نے ہی یا ان کے ساتھ بعض

بنی ہاشم نے بھی نماز پڑھی تھی تو پھر ان مذکورہ بالا روایات میں جو وارد ہے کہ نماز سب انصار و مہاجرین نے پڑھی تھی چہ معنے دارد۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ یا تو سقیفہ کا واقعہ بعد دفن رسول صلعم پیش آیا جیسے کہ نہج البلاغۃ کی روایات سے بھی ظاہر ہے یا قبل از دفن مگر بعد کو سب صحابہ نے نماز پڑھی اور ضرور پڑھی ورنہ کافی ایسی معتبر کتاب حدیث اور امام صادق و امام باقر علیہما السلام کی تکذیب لازم ہو جائے گی وہو محال رہا یہ امر کہ خاص شیخین کے نماز پڑھنے کا ثبوت کیا ہے بجواب گذارش ہے کہ بقول شیعہ کے شیخین کو جو امر مانع نماز ہوا وہ یہی امر خلافت تھا۔ جس کی بنا بارادہ الٰہی سقیفہ بنی ساعدہ میں ڈالی گئی اور خلافت کا استقرار جو ہوا۔ تو مہاجرین و انصار کے حضور میں ہی ہوا تو جب تمام مہاجرین و انصار نماز جنازہ میں حاضر ہو گئے تھے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ابوبکر و عمر باوجود خلیفہ رسول صلعم مقرر ہو جانے کے نماز سے غیر حاضر رہ گئے ہوں بلکہ ایسے موقعہ پر تو ان کو تالیف قلوب کی غرض سے بھی سب سے مقدم حاضر ہونا چاہئے تھا کیونکہ ابتدائے خلافت ہیں ہی ایک ایسے ضروری فریضہ سے غیر حاضر رہنا ان کے مقاصد و مفاد کے بھی منافی تھا فتدبر۔

پھر ایک اور روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ ابوبکر دفن کے وقت حاضر تھے امام صادق ؑ سے مروی ہے کہ عباس ؓ جناب علی علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کیا کہ لوگوں نے اتفاق کیا ہے کہ آنحضرت صلعم کو بقیع میں دفن کریں اور یہ کہ ابوبکر امام بنائے جائیں اور جنازہ وہ پڑھائیں اس پر جناب علی علیہ السلام گھر سے باہر نکل آئے اور فرمایا کہ رسول صلعم ہی زندگی میں اور بعد وفات کے ہمارے امام و پیشوا ہیں اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ میں وہیں دفن کیا جاؤں جہاں کہ میری روح قبض کی جائے اور چونکہ انہوں نے خلافت غصب کر کے اپنا مطلب تو نکال ہی لیا تھا اس بارہ میں آنجناب سے متعرض نہ ہوئے اور کہا کہ اچھا جس طرح آپ کی مرضی ہو کیجئے پس آپ کھڑے ہو گئے اور آنحضرت صلعم پر آپ نماز پڑھی اور پھر صحابہ کو فرمایا کہ دس دس نفر ملکر داخل ہوں اور وہ آنحضرت صلعم کے جنازہ کے اردگرد کھڑے ہو جاتے اور جناب علی علیہ السلام ان کے درمیان کھڑے ہوئے اس آیت کو تلاوت فرماتے جاتے تھے ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی الخ پھر وہ بھی اسی آیت کو پڑھتے اور صلوات بھیجتے اور باہر نکل جاتے یہانتک کہ اہل مدینہ اور اطراف مدینہ

کے رہنے والے سب دروو بھیجتے گئے۔ حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۶۶۴

اصل روایت فارسی میں ہے۔ بخوف طوالت و ملالت طبع ناظرین ترجمہ پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ اس روایت سے ثابت ہو گیا کہ جب شیخین سقیفہ میں مصروف کار تھے تو جناب علی علیہ السلام اپنے گھر میں تشریف رکھتے تھے۔ ہاں اگر اس سے حضرت عائشہ کا حجرہ مراد لیا جائے جہاں آنحضرت صلعم کا جسد مطہر رکھا تھا تو خیر جانے دیجئے لیکن یہ تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ شیخین اور جناب علی علیہ السلام نے ملکر ہی نماز جنازہ پڑھی تھی نہ کہ شیخین نے سب سے پہلے۔ علاوہ ازیں مورخین اسلام نے اس بارہ میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ بھی ہدیہ ناظرین ہے۔

(۱) کامل ابن اثیر میں ہے۔ فلما بویع ابوبکر اقبل الناس علی جہاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودفن یوم الثلاثاء وقیل بقی ثلاثۃ ایام لم یدفن والاول صحیح × × × واختلفوا فی موضع دفنہ فقال ابوبکر سمعت رسول اللہ یقول ما قبض نبی الا دفن حیث قبض فرفع فراشہ ودفن موضعہ ودخل الناس یصلون علیہ ارسالا الرجال ثم النساء ثم الصبیان ثم العبید ودفن لیلۃ الاربعاء۔ جلد ۲ مطبوعہ مصر سلسلہ ۱۳۰۱ صفحہ ۱۶۰۔



یعنے جب ابوبکر رضی کی بیعت ہو لی تو لوگ رسول صلعم کے دفن کی طرف متوجہ ہوئے اور سہ شنبہ کو دفن سے فارغ ہو گئے اور کہا گیا ہے کہ تین روز آنحضرت صلعم بغیر دفن پڑے رہے لیکن پہلا قول ہی صحیح ہے اور پھر آپکے دفن کی جگہ میں اختلاف ہوا تو ابوبکر رضی نے کہا کہ میں نے رسول صلعم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ جو نبی جہاں فوت ہو وہیں دفن کئے گئے پس آپکے بستر کو اٹھایا گیا اور وہیں دفن کئے گئے اور لوگ اس حجرہ میں داخل ہوتے اور نماز پڑھتے پہلے مردوں نے پڑھی پھر عورتوں نے پھر لڑکوں نے پھر غلاموں نے اور چہار شنبہ کی رات کو مدفون ہوئے۔

یہ بھی یاد رہے کہ انبیاء کو اپنے مقام وفات پر ہی مدفون کیا جاتا ہے کہ کتب حدیث میں بھی یہ قول ابوبکر صدیق رضی کی طرف منسوب ہے۔ ادفنوہ فی موضع فراشہ بروایت ترمذی دیکھو مشکوٰۃ شریف مترجم ربع ۴ مطبوعہ غزنوی امرتسر صفحہ ۴۴۳۔ ان سب حوالجات کتب فریقین پر بغور نظر کرنے سے آپ خود ہی از روئے انصاف فرمائیں کہ شیخین کے جنازہ رسول صلعم کے شرف

سے محروم رہنے والا اعتراض کہاں تک درست ہے ؟

**شیعہ** - آیت تطہیر کے مصداق آل عبا ہیں یعنی جناب علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام یا ازواج النبی اور اہلبیت کا اطلاق ازواج پر کسطرح تسلیم ہو سکتا ہے -

**احمدی** - ایمان کی بات تو یہ ہے کہ آیت تطہیر کے مصداق آل عبا بھی ہیں اور ازواج مطہرات بھی اور اسی طرح لفظ اہلبیت کا اطلاق بھی دونوں پر درست ہے -

سب سے پہلے تو قرآن میں غور کرنا چاہیئے کہ آیت تطہیر سے پہلے اور پیچھے نساء النبی یعنی ازواج مطہرات کا ذکر ہے یا نہ ؟ اگر ہے اور واقعی ہے تو صاف ظاہر ہے کہ اس آیت اور لفظ اہلبیت کے مصداق صحیح بھی ازواج مطہرات ہیں اور خود قرآن میں بھی اس لفظ کا اطلاق ایک زوجہ نبی پر موجود ہے دیکھو حضرت سارہ کو ملائکہ فرماتے ہیں جب انہوں نے اپنے بانجھ اور اپنے خاوند ابراہیم ع کے بہت بوڑھے ہو جانے کی وجہ سے اولاد کی بشارت پر تعجب کیا قالوا اتعجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ و برکاتہ علیکم اهل البیت انه حمید مجید پ ۱۲ اسی طرح حدیث سے بھی اس لفظ کا اطلاق ثابت ہے چنانچہ تفاسیر معتبرہ شیعہ میں ماریہ قبطیہ کا ان کے خادم جریج قبطی سے متہم ہونے اور آخر میں بری الذمہ ثابت ہونے کا جہاں لکھا ہے اسکے آخر میں آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے الحمد للہ الذی صرف عنا السوء اهل البیت - دیکھو تفسیر صافی زیر آیت ان الذین جاؤا بالافک عصبة منکم - یعنے خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہلبیت سے اس برائی کو دور فرما دیا -

علاوہ ازیں میں ایک ایسی دلیل عرض کرتا ہوں - جس سے ازواج مطہرات کا مصداق آیت تطہیر ہونا بکمال وضاحت ثابت ہو جائے ذرا گوش ہوش سے سنئے گا آیت تطہیر میں خدا نے فرمایا ہے کہ ہم ہر ایک قسم کی پلیدی سے اہلبیت النبی کو پاک و منزہ کرینگے - اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا قرآن سے ہی دونوں فریقوں یعنے آل عبا اور ازواج النبی صلعم میں سے کسی کی تطہیر بھی ثابت ہوئی ہے یا یہ نرا وعدہ یا اظہار ارادہ ہی ہے اور بس

سو جہاں تک میں نے غور کیا قرآن مجید سے آل عبا کی تطہیر عملی طور پر ثابت نہیں اس سے کوئی بدگمان یہ نہ نتیجہ نکالے کہ میں نعوذ باللہ ان کو غیر مطہر مانتا ہوں - لیکن ازواج مطہرات کی تطہیر

کا مل ثبوت قرآن سے ثابت ہے اور بڑے زور کے ساتھ ثابت ہے جیسے کہ سورہ نور کی آیات میں مذکور ہے کہ ایک معصوم اور واجب التکریم وجود کی عصمت پر بعض اہل اسلام نے بدگمانی کی اور بعض کتب احادیث و تفاسیر فریقین میں اسکی تشریح کی گئی ہے کہ غزوہ بنی المصطلق کے موقعہ پر حضرت عائشہ قضائے حاجت کو صحرا میں تشریف لے گئیں اور آپ کا ہار گم ہوگیا اسکی تلاش میں لگ گئیں پیچھے سے لشکر اسلام کا کوچ ہوگیا اور ہودج برداروں نے خیال کیا کہ وہ اسکے اندر ہی ہیں جب صدیقہ لوٹ کر آئیں تو کوئی موجود نہ تھا پیچھے اسکے صفوان بن معطل آگئے جو لشکر کے عقب میں رہتے تھے جب اس مقام پر پہنچے اور یہ حال پر ملال دیکھا تو اپنا اونٹ بٹھا دیا اور صدیقہ کو سوار کرلیا حتیٰ کہ لشکر اسلام سے ملحق ہو گئے دیکھو تفسیر صافی زیر آیت ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ منکم اور حیات القلوب جلد ۲ میں بھی غزوہ بنی المصطلق کے ضمن میں یہ قصہ مذکور ہے حضرت صدیقہ کو صفوان کے ساتھ دیکھکر منافقین بلکہ بعض صحابہ نے بھی بدگمانی کی اور ان کو متہم کیا لیکن خدا تعالےٰ نے مسلسل و متعدد آیات میں بڑے زور سے اپنے محبوب کی محبوبہ مرغوبہ کی پاکدامنی اور بریت کی شہادت دی اور ان بدگمانوں کی سخت سرزنش فرمائی۔ بلکہ خاص بہتان باندھنے والوں کو شرعی سزا بھی دیگئی۔ شیعوں کی مشہور تفسیر منہج الصادقین میں اس واقعہ کو خوب مفصل لکھا گیا ہے جس کے مولف میر فتح اللہ شیرازی ہیں۔ ان کی تقریر کے بعض جملے یہاں لکھدیتا ہوں شاید کسی سعید روح کی ہدایت کا موجب ہو جائے

"وبدانکہ آیات مذکورہ اغلاظ آیات قرآنی است در ایعاد عصات و سباب افک و تہدید ایشان اولاً و اگر کسے کہ جمیع کلمات قرآنی را تقلیب کند و آنچہ او سبحانہ بآں تہدید اہل عصیاں نمودہ از آیات مواعید تفتیش نماید ہیچ آیتے بتغلیظ آیات مذکورہ نخواہد یافت کہ در باب افک وارد شدہ چہ ایں آیات مشحون اند بوعید شدید و عقاب بلیغ × × و مع ذلک قذفہ را ملعون دنیا و آخرت گردانید × × × و السنہ و ایدی وارجل ایشاں را در آخرت بر ایشاں گواہ گردانیدہ بانچہ از ایشاں صادر شدہ از افک و بہتان × × × مثل ایں را در وعید مشرکاں و کافراں و عبدہ اوثان ذکر نکردہ بلکہ وعید ایشاں مادون ایں است در فظاعۃ و ایں بجہت مبالغہ

وتعظیم امر افک است وتنزیہ عائشہ ازاں بروجہ ابلغ چہ غرض از فرط مبالغہ دریں باب اظہار علو منزلت حضرت رسالت × × وہر کہ خواہد کہ متحقق شود بر او عظم شان حضرت خاتمیت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ × × ونسبت بانبیائے سابق باید در آیات افک تامل کند کہ او سبحانہ بچہ وجہ غضب فرمودہ بر اہل افک بحرم محترم آنحضرتؐ × × وبجہت این است کہ ابن عباس را روز عرفہ ازیں آیات سوال کردند فرمود کہ من اذنب ذنب ثم تاب عنہ قبلت توبۃ الا من خاض فی امر عائشہ یعنی ہرگاہ کسے گناہے کند وازاں توبہ نماید توبہ او مقبول است مگر آں کسے کہ در امر عائشہ خوض کردہ وبر او افک کردہ وبدانکہ حق تعالیٰ تنزیہ سہ کس نمودہ بسہ چیز یوسف را تنزیہ فرمود بلسان شاہد کہ وشھد شاھد من اھلھا وتنزیہ مریم کردہ بانطاق ولد او کہ در دامن او گفت انی عبد اللہ وتنزیہ عائشہ کردہ باین آیات عظام بجہت تعظیم سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام" دیکھو تفسیر منہاج الصادقین زیر آیات افک سورہ نور جلد ۲ صفحہ ۸۱۳ مطبوعہ ایران ۱۲۹۶ھ

مطلب اردو زبان میں اس تقریر ہدایت تخمیر کا یہ ہے کہ عائشہ صدیقہ پر تہمت لگانے والوں کی تنبیہ وسرزنش میں یہ اوپر کی آیات اظہار عتاب الٰہی میں سخت ترین ہیں اور ان کی نظیر تمام قرآن میں نہیں مل سکتی۔ وجہ یہ ہے کہ ان میں نہایت سخت وعید اور عذاب کی دھمکی ہے اور تہمت باندھنے والوں کو دنیا اور آخرت میں ملعون بنایا ہے اور ان کی زبانوں ہاتھوں اور پاؤں کو آخرت میں ان کے خلاف گواہی دینے والے بنایا ہے بباعث اس افک و بہتان کے جو ان سے سرزد ہوا ایسا وعید تو مشرکوں کافروں اور بت پرستوں کے حق میں بھی نہیں آیا۔ بلکہ ان کا اس سے کمتر ہے اور یہ اس واسطے ہے کہ افک کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ بڑی خطرناک ہے اور اس واسطے ہے کہ عائشہ کی پاکدامنی پورے طور پر ظاہر ہو جائے کیونکہ اس مبالغہ میں مقصود یہ ہے کہ حضرت رسالتمآب کی رفعت شان جیسی کہ در حقیقت ہے ظاہر ہو اور جو کوئی چاہے کہ بمقابلہ انبیائے سابق حضرت خاتم النبیین صلعم کی عظمت کا اندازہ لگائے تو چاہیئے کہ آیات افک میں غور کرے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے آنحضرت کے حرم محترم پر افک باندھنے والوں کے حق میں کس حد تک غضب کا اظہار کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب لوگوں نے عرفہ کے دن حضرت ابن عباس سے ان آیات کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب کوئی شخص گناہ

کرے اور پھر اس سے توبہ کرلے تو اسکی توبہ مقبول لیکن جس نے عائیشہ کے معاملہ میں عیب جوئی کی اور اس پر افک کیا اسکی توبہ قبول نہیں اور جان لو کہ خدا تعالےٰ نے تین آدمیوں کی پاکدامنی تین چیزوں سے ظاہر فرمائی ہی اول یوسفؑ کی تو اس شاہد کی زبانی جس کے بارہ میں وارد ہے کہ زلیخا کے رشتہ داروں میں سے ایک نے ثالثی کردی اور مریم کی بریت اسکے بچہ کے بلانے سے جس نے کہا کہ میں خدا کا بندہ ہوں اور عائیشہ کی تطہیر ان عظیم الشان آیات سے فرمادی بلحاظ تعظیم سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمائیے ایسی شاندار اور عملی تطہیر حضرات آل عبا میں سے کسی کے حق میں بھی آپ کے علمار قرآن سے ثابت کرسکتے ہیں ؟ ہرگز نہیں پس یہ بینظیر تطہیر جو افک کے موقعہ پر خدا نے حضرت صدیقہ کی فرمائی ثابت کرتی ہی کہ آیت تطہیر کی مصداق اول بوجہ احسن ازواج مطہرات ہیں۔ اور اس طرح اہلبیت النبی کے خطاب مستطاب کی پہلی مستحق بھی وہی ہیں کیونکہ وہ ویسے بھی امہات المومنین ہیں اور جناب علی اور سیدہ اور حسنین علیہم السلام بمنزلہ انکی اولاد کے ہیں فتدبر باقی دارد انشاءاللہ

# نبوت مسیح موعود کے متعلق

## چند اعتراضوں کا جواب

اپریل سنہ ۱۱ء کے تشحیذ میں اپنے ایک مہربان اور معزز دوست کے چند سوالات کے جواب میں خاکسار نے ایک مضمون لکھا تھا جس پر بمبئی سے ایک صاحب نے جنکا نام نامی مولوی ابوالخلیل ہے چند اعتراضات کئے ہیں جنکا جواب بعینہ سوالات ذیل میں درج کیا جاتا ہے تا ناظرین کو جواب کے سمجھنے میں سہولت ہو۔

### امتوں کے اعمال ان کے نبی کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں

اسکی تفصیل یہ ہے کہ بعد وفات انبیاء علیہم السلام پر انکی امتوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں جس سے اس ارحم الراحمین کا منشا یہ ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام جو مجسم ہمدردی ہوتے ہیں۔ اپنی امتوں کی لغزشوں سے آگاہ ہوکر حق تعالےٰ سے ان کے لئے دعا کریں اور وہ ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخش کر ان کی عزت افزائی کرے اور ان کی امتوں کو راہ ہدایت پر قائم کرے یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو۔ ملائکہ کے ذریعہ مجھے پہنچایا جاتا ہے اسکے